احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 9 دسمبر 2002ء 4 شوال 1423 ہجری- 9 فتح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 278

بارش کی دعا

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قحط سالی کے ایام میں بارش کے لئے یہ دعا کی تو مسلسل سات دن بارش برستی رہی اور حضور کی دعا سے ہی بند ہوئی- دعا یہ ہے اللھم اسقنا (تین بار) اللھم اغثنا (تین بار) اے اللہ ہمیں سیراب کر- اے اللہ ہم پر بارش نازل فرما-

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الاستسقاء حدیث نمبر 957`958)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یادرکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا- جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے- اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے- اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے- یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے- وہ وقت آ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اسے جواب دے گا- جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں- خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں- اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے- پس اس کو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے- وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرات کرتا ہے- پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایکدم میں سب کام ہو جائیں- میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا- اپنا ہی نقصان کرے گا- بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا-

میں ان باتوں کو کبھی نہیں مان سکتا اور درحقیقت یہ جھوٹے قصے اور فرضی کہانیاں ہیں کہ فلاں فقیر نے پھونک مار کر یہ بنا دیا اور وہ کر دیا- یہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور قرآن شریف کے خلاف ہے اس لئے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا-

(ملفوظات جلد دوم ص 151)

حضور انور کی بحالی صحت کی رفتار خدا تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش ہے

آپریشن کے ذریعہ کھولی گئی نالی اطمینان بخش طور پر کام کر رہی ہے-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ کی عمومی صحت بہتر ہے- مورخہ 3 دسمبر 2002ء کو حضور انور ہسپتال تشریف لے گئے جہاں جس سرجن نے آپریشن کیا تھا انہوں نے معائنہ کیا اور ٹیسٹ بھی لیا- ڈاکٹر صاحب نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ خون کی جو نالی کھولی گئی تھی وہ تسلی بخش طور پر کام کر رہی ہے- الحمدللہ- نیز بحالی صحت کی رفتار تسلی بخش ہے اور انشاء اللہ جسمانی کمزوری بھی جلد دور ہو جائے گی-

احباب جماعت اپنے پیارے امام کی پوری طرح بحالی صحت اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی کے لئے دعائیں کرتے رہیں- اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے جلد حضور انور کو صحت کاملہ سے نوازے اور آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے- آمین یارب العالمین-

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

وقف جدید اور خدمت مریضاں

تحریک وقف جدید کے لئے وقف کرنے والے نوجوانوں کو تعلیم و تربیت کے دوران طبی اور ہومیو پیتھی طریق علاج کی تعلیم بھی دی جاتی ہے تا معلمین روحانی بیماریوں کے علاج کے ساتھ جسمانی بیماریوں کا علاج کر کے بھی دکھی انسانیت کی خدمت بجا لا سکیں- جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 1958ء کے موقع پر فرمایا کہ:-

''اگر جماعت وقف جدید کی طرف توجہ کرے تو اس سے نہ صرف ہم ملکی جہالت کو دور کر سکیں گے- بلکہ بیماریوں کو دور کرنے میں بھی ہم ملک کی مدد کر سکیں گے- کیونکہ وقف جدید کے معلم تعلیم کے ساتھ ساتھ علاج معالجہ بھی کرتے ہیں اور اس سے ملک کی بیماریوں کو دور کرنے میں مدد مل رہی ہے-''

(الفضل 25 جولائی 1959ء)

خدمت خلق کے اس میدان میں بھی وقف جدید انجمن احمدیہ کی خدمات قابل قدر ہیں- اللہ کے فضل و کرم سے معلمین کی اکثریت اپنے فرائض منصبی کے ساتھ طبی میدان میں بھی گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے-

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

گلاب اور گل داؤدی دستیاب ہے

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1951ء ③

ستمبر قادیان سے رسالہ ''درویش'' کا اجرا۔ یہ نام حضور نے تجویز فرمایا۔ تقسیم ہند کے بعد یہ قادیان سے شائع ہونے والا پہلا رسالہ تھا۔ یہ رسالہ اکتوبر 52ء تک جاری رہا۔

16 اکتوبر وزیراعظم پاکستان لیاقت علی خان کے قتل پر حضور نے گہرے رنج والم کا اظہار کیا اور حکومت اور پسماندگان سے ہمدردی کا پیغام بھیجا۔

17 اکتوبر لیاقت علی خان کے قتل پر اہل ربوہ کا تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔

24 اکتوبر لاہور کے ایک علمی وادبی اخبار الرحمت نے ایک مضمون شائع کیا جس میں عزل خلفا کا نظریہ پیش کیا حضور نے اس کے خلاف 24/اکتوبر کو ایک پر جلال تنقیدی نوٹ لکھا جس میں عزل خلفاء کے نظریہ کو پاش پاش کر دیا۔

29 اکتوبر جامعۃ المبشرین ربوہ سے کامیاب ہونے والے مربیان کی پہلی کلاس کی الوداعی دعوت سے حضور کا خطاب۔

اکتوبر خدام الاحمدیہ کے تحت پنجاب میں ضلعوار نظام کا قیام۔ قائدین اضلاع مقرر کئے گئے۔

کیم نومبر حضرت میاں محمد الدین صاحب بلانی رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی وفات بمقام قادیان (بیعت 1894ء)

9 نومبر حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی وفات (بیعت 1896ء)

18 نومبر پاکستان کے طول وعرض میں جماعت کی طرف سے سیرۃ النبیؐ کے جلسے منعقد کئے گئے حضور نے ربوہ کے جلسہ میں تقریر فرمائی ملتان اور فیصل آباد کے جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ میں مخالفین کی طرف سے ہنگامہ آرائی کی گئی۔

4 دسمبر حضرت اخوند محمد اکبر خان صاحب ڈیرہ غازی خان رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی وفات (بیعت 1904ء)

13 تا **16** دسمبر جماعت سیرالیون کی تیسری سالانہ کانفرنس کا انعقاد حضور نے پیغام بھجوایا۔

20 دسمبر حضرت ملک برکت علی صاحب گجراتی رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی وفات (بیعت 1897ء)

20 دسمبر اخبار ''بدر'' 1913ء سے بند ہو چکا تھا اس کا قادیان سے دوبارہ اجراء ہوا ایڈیٹر مولوی برکات احمد صاحب راجیکی تھے۔ یہ نمونہ کا پرچہ تھا۔ مارچ 52ء میں باقاعدگی سے شائع ہونے لگا۔

26 تا **28** دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔ مردانہ جلسہ گاہ کی حاضری 1100 کے قریب تھی جن میں سے نصف دیگر مذاہب سے تعلق رکھتے تھے 29 دسمبر کو 100 خواتین کا علیحدہ اجلاس بھی منعقد ہوا۔ مہمان خواتین 30 کے قریب تھیں۔ پاکستان سے بھی ایک قافلہ نے شرکت کی۔

26 تا **28** دسمبر جلسہ سالانہ ربوہ۔ حضور کے 3 خطاب۔ آخری دن حضور نے سیر روحانی کے سلسلہ میں ''عالم روحانی کا دربار خاص'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ جلسہ پر پہلی دفعہ حضور کی تقاریر ریکارڈ کی گئیں یہ سعادت سید عبدالرحمان صاحب امریکہ کے حصہ میں آئی۔

27 تا **29** دسمبر جماعت انڈونیشیا کی تیسری سالانہ کانفرنس پاڈانگ ساٹرا میں ہوئی۔

متفرق

- حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل حیات قدسی کے پہلے دو حصے شائع ہوئے۔ یہ کتاب کل 5 حصوں پر مشتمل ہے۔
- گلاسگو میں بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے ہر اتوار کو لٹریچر کا سٹال لگانا شروع کیا۔
- امسال کے وسط میں مولانا ابوالعطاء صاحب نے ماہوار رسالہ الفرقان جاری کیا۔
- امریکہ میں بیت الفضل واشنگٹن کی تکمیل ہوئی۔
- امسال انڈونیشیا میں 800 بیعتیں ہوئیں۔ جکارتہ کی بیت الذکر پختہ صورت میں ازسرنو تعمیر کی گئی۔ تاسکملایا میں مشن ہاؤس قائم کیا گیا صدر مملکت کو احمدیہ لٹریچر پیش کیا گیا۔
- مرکز سے 41 عناوین پر ہزاروں پمفلٹ شائع کئے گئے۔
- بورکینا فاسو میں جماعت کا قیام۔ پہلے احمدی وردا گو محمدی صاحب تھے۔ انہوں نے 120 سال سے زیادہ عمر پائی۔
- امسال ٹرینیڈاڈ میں احمدیہ مشن قائم ہوا۔
- تحریک جدید کا بجٹ مجلس شوریٰ میں پیش کیا جانے لگا۔
- سیرالیون کے 36 احمدیوں نے وقف عارضی کی تحریک میں حصہ لیا اور ان کے ذریعہ 31 افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 10/دسمبر 2002ء

12.00 a.m	عربی سروس
1-00 a.m	بچوں کے کارٹون
1-40 a.m	مجلس سوال وجواب
2-50 a.m	کوئز پروگرام
3-20 a.m	فرانسیسی سروس ''مجلس سوال وجواب''
4-25 a.m	استنبول کی سیر اور تعارف
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
6-05 a.m	علمی خطابات
6-30 a.m	طب وصحت
7-30 a.m	ناسا کے متعلق معلومات پروگرام
9-15 a.m	لجنہ میگزین
10-00 a.m	بنگلہ ملاقات
11-00 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	روک دوڑ مقابلے
1-10 p.m	اردو تقریر
1-45 p.m	درس القرآن
3-20 p.m	انڈونیشن سروس
4-25 p.m	طب وصحت
5-25 p.m	تلاوت قرآن کریم' درس القرآن' عالمی خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال وجواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	جرمن ملاقات
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	لقاء مع العرب
11-05 p.m	واقفین نو کا پروگرام

بدھ 11/دسمبر 2002ء

12-35 a.m	معلوماتی پروگرام
1-30 a.m	علمی خطابات
2-30 a.m	خطبہ جمعہ

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

ادارۃ الحفظ کا آغاز اور جدید صورتحال

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آغاز میں اسی کلاس میں قرآن کریم حفظ کیا

قاری حافظ مسرور احمد صاحب

قرآن کریم وہ عظیم الشان کتاب ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ واحد الہامی کتاب ہے جو ہر قسم کی اندرونی و بیرونی تحریف سے محفوظ ہے۔ اس کی آیات، الفاظ، نقطہ یا شعشہ تبدیل نہیں ہوا یہ وہ زندہ و جاوداں کلام ہے جس کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا۔

قرآن کریم کی یہ بہت بڑی فضیلت ہے کہ لاکھوں افراد نے اس کو حفظ کرنے کی سعادت پائی اور آج بھی ہزاروں افراد کے سینوں میں یہ قرآن محفوظ ہے۔ یہ فضیلت صرف قرآن کو حاصل ہے جب کہ دیگر مذاہب کی کتب تورات اور انجیل وغیرہ کو حفظ کرنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ حامل وحی قرآن حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سیکھنے والے اور سکھانے والے کو سب سے بہتر وجود قرار دیا ہے۔ بلاشبہ آپؐ سب سے بڑے معلم قرآن اور حامل قرآن تھے۔ آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا:۔

کہ یقیناً وہ شخص ایک ویران گھر کی مانند ہے جس کے سینے میں قرآن کا کوئی حصہ محفوظ نہیں۔

(ترمذی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب من قرأ حرفا)

حضرت رسول کریمؐ حفظ قرآن کی فضیلت پر بہت زور دیتے تھے آپؐ نے فرمایا میری امت کے بہترین معزز لوگ حاملین قرآن یعنی قرآن کریم حفظ کرنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔

(شعب الایمان۔ کتاب فی تعظیم القرآن۔ فصل فی تنویر موضع القرآن)

ابتدا سے ہی صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ اور پھر تابعین اور تبع تابعین اور بعد کے لوگ کثرت سے قرآن کریم حفظ کرتے رہے۔

حضرت مسیح موعود نے آ کر قرآن کریم کی تعلیم کو ایک بار پھر زندہ کر دیا۔ آپ نے اپنے منظوم کلام اور نثر میں قرآن کریم کے معارف اور نکات کو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا "تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ حضرت مسیح موعود کی دلی تمنا تھی کہ آپ کی قائم کردہ جماعت قرآن کریم سے وابستہ ہو جائے اور یہ بھی آپ کی دلی خواہش تھی کہ کوئی ایسا انتظام ہو جس کے ماتحت لوگ قرآن کریم حفظ کریں۔ چنانچہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے ایک مرتبہ آپ سے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایک حافظ قرآن مقرر کیا جائے جو قرآن مجید حفظ کرائے آپ نے فرمایا "میرا بھی دل چاہتا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کرے گا"

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 177)

حضرت مصلح موعود نے یہ تحریک فرمائی تھی کہ قرآن کریم کا چرچا اور اس کی برکات کو عام کرنے کے لئے ہماری جماعت میں بکثرت حفاظ ہونے چاہئیں۔ چنانچہ آپ کے دور خلافت میں 1920ء سے قبل حافظ کلاس کا آغاز ہو چکا تھا۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) نے بھی اسی کلاس سے قرآن کریم حفظ کیا۔ آپ نے 17 اپریل 1922ء کو تیرہ سال کی عمر میں حفظ قرآن مکمل کیا آپ کے ساتھ بارہ طلباء اس حافظ کلاس میں حفظ کر رہے تھے۔

(قادیان گائیڈ، مؤلفہ محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان)

جماعت احمدیہ میں مدرسۃ الحفظ کا آغاز انتہائی بابرکت تھا جس کی پہلی کلاس میں وہ طالب علم بھی شامل تھا جسے خدا تعالیٰ نے مسند خلافت سے سرفراز فرمایا۔

ابتدائی حالات اور اساتذہ

اوائل میں اس کلاس کے معلم مکرم حافظ سلطان حامد صاحب ملتانی تھے 1932ء میں ان کی وفات کے بعد مکرم حافظ کرم الٰہی صاحب آف گولیکی ضلع گجرات معلم مقرر ہوئے بعد ازاں 1935ء سے مکرم حافظ شفیق احمد صاحب کی زیر نگرانی حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ کے زیر انتظام جاری رہی اور قیام پاکستان کے بعد مکرم حافظ شفیق احمد صاحب کی نگرانی میں ہی احمد نگر اور بعد ازاں بیت مبارک ربوہ میں ہوتی رہی۔ 1969ء میں حافظ شفیق احمد صاحب کی وفات ہو گئی اور مکرم حافظ محمد یوسف صاحب کچھ عرصہ پڑھاتے رہے۔ جون 1969ء میں یہ سعادت مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب کوملی اور وہ حافظ کلاس کے استاد مقرر ہوئے۔ ان کی نگرانی میں اس درس گاہ نے ایک باقاعدہ مدرسہ کی شکل اختیار کر لی۔ یہ مدرسہ پہلے جامعہ احمدیہ کے موجودہ کوارٹرز میں سے دو کوارٹرز میں قائم رہا۔ جب طلباء کی تعداد بڑھنا شروع ہوئی تو یہ کلاس بیت حسن اقبال میں ہونے لگی پھر جب طبیہ کالج ربوہ ختم ہوا تو حافظ کلاس کو طبیہ کالج واقع دار النصر غربی کی عمارت میں منتقل کر دیا گیا اور اس کو مدرسۃ الحفظ کا نام دیا گیا۔ (مورخہ 4 فروری 1976ء کو پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے حافظ کلاس کا نام تبدیل کر کے "مدرسۃ الحفظ" رکھا)

مکرم قاری محمد عاشق صاحب ہی مدرسۃ الحفظ کے نگران اور انچارج رہے۔ طلباء کی تعداد بڑھنے کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی تعداد بھی بڑھتی رہی۔ بعض اساتذہ کچھ عرصہ کے لئے پڑھاتے رہے۔ مدرسۃ الحفظ میں اب تک مختلف اوقات میں کام کرنے والے اساتذہ کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

مکرم حافظ امان اللہ صاحب

مکرم قاری عاشق حسین صاحب

مکرم حافظ اللہ یار صاحب

مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب

مکرم حافظ عبدالحمید صاحب

مکرم حافظ عطاء الحق صاحب

مکرم حافظ محمد یوسف صاحب

مکرم حافظ ملک منور احسان صاحب

مکرم حافظ محمد اقبال صاحب

نئی عمارت کی تعمیر کے لئے پرانی عمارت کو گرانے کا فیصلہ کیا گیا تو مدرسۃ الحفظ جون 2000ء تک تقریباً ایک سال جلسہ سالانہ کے لئے بنائی گئی بیرکس میں منتقل کر دیا گیا۔

جون 2000ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مدرسۃ الحفظ کا مکمل انتظام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے سپرد کیا گیا۔ نئے انتظام کے تحت مدرسہ کو نصرت جہاں اکیڈمی کے ساتھ واقع عمارت راولپنڈی گیسٹ ہاؤس میں منتقل کیا گیا جہاں پر یہ ایک مستقل علیحدہ ادارے کی صورت میں قائم ہوا۔

نئی عمارت میں منتقلی

مدرسہ کو وہاں منتقل کرنے سے پہلے (جون تا اکتوبر 2000ء) عمارت کی ضروری مرمت اور اس کی تزئین و آرائش کی گئی۔ مدرسۃ الحفظ کی نئی عمارت (راولپنڈی گیسٹ ہاؤس) میں دفاتر، کلاس رومز سٹاف روم، گیسٹ روم، ہوسٹل، کامن روم، ڈائننگ ہال اساتذہ کرام اور دیگر عملہ کے انتخاب میں پہلے سے بڑھ کر گنجائش رکھی گئی ہے۔ موجودہ عمارت کے شرقی جانب سٹاف روم اور پانچ کلاس رومز واقع ہیں۔ دفاتر اور گیسٹ روم غربی جانب ہیں جنوب میں بیرون ربوہ سے آنے والے طلبا کے لئے ہوسٹل ہے اور عمارت کے درمیان میں وسیع ڈائننگ ہال، کچن اور کامن روم ہے۔ جن کی تعمیر نہایت دیدہ زیب ہے۔ مدرسہ کی عمارت میں دو فرشی صحن تعمیر کئے گئے ہیں۔ شعبہ باغبانی کے تحت خوبصورت لان، گملے، پودے، گھاس اور درخت لگائے گئے ہیں جو کہ عمارت کی خوبصورتی کو دوبالا کرتے ہیں۔ الغرض مدرسہ کی نئی عمارت ظاہری خوبصورتی اور صفائی کے لحاظ سے ایک مثالی رنگ رکھتی ہے۔

تعلیم و تربیت کا انتظام

خدا کے فضل سے مدرسہ میں ظاہری خوبصورتی کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت اور معیار حفظ بھی پہلے سے بہتر اور منظم ہو چکا ہے مدرسۃ الحفظ میں معیار تعلیم، تربیت، صفائی بلند کرنے کے لئے نیا سیٹ اپ بنایا گیا ہے جس میں تمام اساتذہ اور سٹاف کو تدریس کے علاوہ اضافی ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ مثلاً نگران شعبہ علمی مقابلہ جات، شعبہ کھیل، شعبہ صفائی، شعبہ اسمبلی، شعبہ ڈائری سسٹم، شعبہ باغبانی، منتظم اطفال، شعبہ لائبریری اور شعبہ سمعی بصری وغیرہ۔

مدرسۃ الحفظ کے موجودہ پرنسپل مکرم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ تدریسی سٹاف میں محترم قاری محمد عاشق صاحب کے علاوہ مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب، مکرم حافظ ملک منور احسان صاحب، مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب، مکرم حافظ عبدالکریم صاحب، مکرم حافظ احمد انور صاحب اور خاکسار جو کہ مربیان سلسلہ بھی ہیں۔ بطور استاد خدمات بجا لا رہے ہیں۔ دیگر عملہ ان کے علاوہ ہے۔

تدریسی لحاظ سے طلباء کو پانچ احزاب میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔

احمد حزب   نور حزب

محمود حزب   ناصر حزب

اور طاہر حزب

اس کے علاوہ حفظ مکمل کرنے والے طلباء کی دہرائی کے لئے ایک الگ کلاس ہے۔ ہر استاد کو ایک حزب کا نگران مقرر کیا گیا ہے۔ پڑھائی کے طریقہ کار میں پیریڈ سسٹم نہیں ہے۔ ہر استاد اپنی کلاس میں تمام وقت مسلسل تدریس میں مصروف رہتا ہے۔

صبح اسمبلی سے تدریس کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے جس میں تلاوت کے بعد تجوید کے قواعد سکھانے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ طلباء کا عمومی جائزہ لیا جاتا ہے جس میں ہر طالب علم کا لباس، ناخن اور دانتوں کی صفائی بالوں کی کٹائی اور تربیتی امور مثلاً نماز باجماعت، حضور کا خطبہ جمعہ وغیرہ کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

تدریسی اوقات کار چھ گھنٹے ہوتے ہیں جس میں طلباء اپنے سبق گذشتہ سات دنوں کے اسباق اور منزل (حفظ کئے ہوئے پاروں کی بالترتیب دہرائی)

سناتے ہیں۔ تدریس کے دوران وقفہ میں تمام طلباء کی دودھ سے تواضع کی جاتی ہے۔ سردیوں میں دودھ کے ساتھ ابلا ہوا انڈہ بھی دیا جاتا ہے۔ تمام طلباء کا ہفتہ وار اور ماہانہ جائزہ لیا جاتا ہے۔ طلباء میں تدریسی شوق اور مقابلہ کی روح پیدا کرنے کے لئے معیار سے زائد حفظ کرنے والوں کو ہر ماہ انعامی وظائف دیئے جاتے ہیں۔

طلباء روزانہ اپنی ڈائری لکھتے ہیں جس میں ان کی یومیہ کارکردگی درج ہوتی ہے۔ والدین اور اساتذہ کرام روزانہ ڈائری چیک کرتے ہیں جس سے وہ طلباء کی کارکردگی سے باخبر رہتے ہیں اور محنت کرنے کی توجہ دلاتے ہیں۔ طلباء کے تلفظ اور قراءت کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے روزانہ آدھ گھنٹہ آڈیو اور سی ڈی کے ذریعہ تلاوت، ترتیل اور حدر کے ساتھ سنائی جاتی ہے۔ اور ایک تجوید کلاس بھی ہوتی ہے جس میں اچھی تلاوت اور تجوید وقراءت کے قواعد سکھائے جاتے ہیں۔

مدرسۃ الحفظ میں قرآن کریم حفظ کرنے کا تین سال اور دہرائی کے لئے مزید چھ ماہ کا کورس مقرر ہے۔ دومرتبہ دہرائی کے بعد امتحان ہوتا ہے۔ امتحان پاس کرنے والے حفاظ کو تکمیل حفظ کی سند دی جاتی ہے۔

مدرسۃ الحفظ میں 107 طلباء زیر تعلیم ہیں۔ بیرون ربوہ سے آنے والے طلباء ہوسٹل میں رہائش رکھتے ہیں اس وقت 53 طلباء ہوسٹل میں داخل ہیں۔ یہاں ان کے لئے روزمرہ معمولات کا ٹائم ٹیبل مقرر ہے۔

ہوسٹل کے طلباء تنظیم اطفال الاحمدیہ کے ممبر ہیں۔ ان کے اجلاسات اور تربیتی کلاس باقاعدگی سے جاری ہیں۔ علمی وورزشی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔ سائقین کے ذریعے صبح جگانے کے لئے روزانہ عمل کیا جاتا ہے ہر طالب علم روزانہ وقار عمل اور صفائی کا کام کرتا ہے صفائی اور ترتیب کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ہوسٹل میں کھانے کا معیار صحت مند اور نہایت اعلیٰ ہے۔ تمام بچے منظم طریق پر کھانے کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کھانا تناول کرتے ہیں۔ ہوسٹل کے طلباء کے لئے نماز فجر کے بعد آدھا گھنٹہ اور نماز عشاء کے بعد 2 گھنٹے سٹڈی ٹائم ہوتا ہے جس کی نگرانی اساتذہ کرتے ہیں۔ طلباء کی اکثریت واقفین نو بچوں پر مشتمل ہے اس پہلو سے ہر موقع پر بچوں کی راہنمائی اور تربیت کی جاتی ہے۔

کھیل

علمی، ذہنی اور روحانی تعلیم کے ساتھ جسمانی تربیت بھی دی جاتی ہے اور اس کے لئے باقاعدہ وقت مقرر ہے۔ جس میں مختلف کھیلیں کھیلی جاتی ہیں۔ ان میں فٹ بال، کرکٹ، رنگ، باڑی، بیڈمنٹن وغیرہ شامل ہیں۔ ہر سال سپورٹس ریلی کروائی جاتی ہے جس میں بھرپور کھیلوں کے مقابلہ جات ہوتے ہیں۔

لائبریری

طلباء کے مطالعہ کے لئے مدرسہ میں ایک لائبریری قائم کی گئی ہے جس میں سیرت، تعلیم وتربیت، اخلاقیات اور معلومات پر مشتمل کتب ورسائل رکھے گئے ہیں۔ شعبہ سمعی وبصری کے تحت تلاوت قرآن کی سی ڈیز اور آڈیو کیسٹس رکھی گئی ہیں۔

تقریبات

جماعتی روایات کے مطابق تقریبات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں جلسہ سیرت النبیؐ، جلسہ یوم مسیح موعود جلسہ یوم خلافت، قرآن سیمینار، تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کے لیکچر وغیرہ۔ اس کے علاوہ مدرسہ کی سالانہ تقریب تقسیم اسناد، سالانہ ڈنر، علمی ریلی اور سپورٹس ریلی اور مرکز سلسلہ کی زیارت اور معلوماتی دورہ جات جیسے پروگرام شامل ہیں۔

ریکارڈ حفّاظ

مدرسۃ الحفظ کے محفوظ ریکارڈ کے مطابق 233 طلباء اس مدرسہ سے قرآن کریم مکمل حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ (یہ ریکارڈ صرف جنوری 1969ء تا ستمبر 2002ء تک مکمل ہے۔ اس سے پہلے کے حفاظ کے معین ریکارڈ کا علم نہیں ہوسکا) ان حفاظ میں پاکستان اور بیرون پاکستان کے طلباء شامل ہیں۔ بیرون ممالک سے آنے والے طلباء میں نائیجیریا، غانا، فجی، یوگنڈا، ماریشس اور سیرالیون کے طلباء حفظ قرآن کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

مدرسہ میں اب تک جن طلباء نے کم از کم عرصہ میں قرآن کریم حفظ کرنے کا ریکارڈ قائم کیا ان میں مکرم حافظ سفیر احمد ورک ربوہ کا نام سرفہرست ہے جنہوں نے صرف دس ماہ کے قلیل عرصہ میں حفظ قرآن مکمل کرنے کی سعادت پائی۔ دوسرے نمبر پر مکرم حافظ طاہر احمد فضل ربوہ نے تیرہ ماہ اور سولہ دن میں قرآن کریم مکمل حفظ کیا۔ تیسرے نمبر پر مکرم حافظ وقاص احمد بھٹی لاہور نے ایک سال چار ماہ اور پندرہ دن میں حفظ قرآن مکمل کرنے کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جس طرح یہ ادارہ ترقی کی طرف رواں ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو مزید ترقیات سے نوازے۔ اور اس مدرسہ سے فیض پانے والے طلباء ایسے ہوں جو علوم قرآن کے حامل، اس کی تعلیمات پر عامل اور بنی نوع انسان کو قرآن سے محبت کرنا سکھادیں۔ آمین

حضرت ابو طلحہؓ اور ام سلیم نے ایک دفعہ تھوڑا سا کھانا تیار کرکے آنحضورؐ کو مدعو کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اس میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا۔ چنانچہ 80 کے قریب افراد نے وہ کھانا کھایا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھانا کھایا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں وہ کھانا پھر بھی بچ گیا اور ہم نے ہمسایوں کو بھی تحفہ کے طور پر بھیجا۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب جواز استتباعہ غیرہ حدیث نمبر 3802)

میاں مبارک علی صاحب

میاں اصغر علی صاحب آف گلوب ٹمبر کارپوریشن

میرے برادر اکبر میاں اصغر علی صاحب 1922ء میں سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں میاں نیاز علی صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ اور میٹرک کی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول سانگلہ ہل میں پائی۔ والدہ صاحبہ احمدی تھیں جب کہ والد صاحب احمدی نہیں تھے۔ مگر مخالف بھی نہیں تھے۔ اس طرح بچوں کی تربیت والدہ صاحبہ نے خود کی۔ والدہ صاحبہ بابو قاسم الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی بھانجی تھیں اور بابو فضل الدین صاحب مرحوم سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ لاہور کی ہمشیرہ تھیں یہ خاندان حکیم حسام الدین صاحب کی بیت الذکر سیالکوٹ کے بالکل قریب رہائش پذیر تھا۔ جہاں حضرت مسیح موعود نے دعویٰ سے قبل قیام فرمایا تھا۔ حضور کچہری سے واپس آ کر مکان کا دروازہ بند کر لیتے اور عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ معززین محلہ جن میں میاں نظام الدین صاحب جو کہ بابو فضل الدین صاحب کے پڑدادا تھے بھی شامل تھے جنہوں نے ملحقہ مکان کی چھت پر چڑھ کر دیکھا۔ حضور سجدے میں گرے ہوئے تھے۔ معززین نے کہا کہ یہ کوئی نیک بزرگ ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے جب قادیان میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو میاں نظام الدین صاحب نے فوراً خط کے ذریعے مع اہل وعیال کے بیعت کر لی۔ بعد میں قادیان جا کر بیعت کی اس طرح یہ خاندان جماعتی کاموں میں بہت سرگرم عمل ہو گیا۔ ایک دفعہ احرار موومنٹ کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر حفاظت مرکز کے لئے ہمارے چار ماموں قادیان چلے گئے۔ اور ڈیوٹیز میں حصہ لیا۔

والدہ صاحبہ گھر میں جماعت کے متعلق باتیں سنتی تھیں اور بچوں کی تربیت کی امنگ تھی۔ پاکستان بننے سے قبل سانگلہ ہل میں کوئی احمدیہ بیت الذکر نہیں تھی۔ ہم نمازیں اپنی والدہ صاحبہ کے ساتھ ادا کرتے اور جمعہ چوہدری منظور احمد صاحب بنک مینیجر جو کہ چھور مغلیاں کے رہنے والے تھے ان کے دفتر میں ادا کرتے۔ چوہدری صاحب بہت نیک دل، نرم مزاج کے مالک تھے۔ وہ ہمارا بڑا خیال فرماتے (خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے) عید ہم چھور مغلیاں ادا کرتے جو سانگلہ ہل سے چند کلومیٹر دور تھا۔ اگر کبھی لیٹ ہو جاتے تو وہاں کے احباب چھت پر چڑھ کر دیکھتے اور ہمارا انتظار کرتے۔ (خدا تعالیٰ ان کو جزا دے)

بابو فضل الدین صاحب ہر سال ہمیں جلسہ سالانہ قادیان ساتھ لے کر جاتے۔ اور وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور دوسرے بزرگان سلسلہ سے ملاقات کرواتے۔ اسی طرح بابو قاسم الدین صاحب ہمیں گرمیوں کی تعطیلات میں سیالکوٹ بلواتے۔ وہاں ان کے پاس سلسلہ کے جو بزرگان تشریف لاتے۔ ان سے ایمان افروز واقعات سنتے جو تربیت کا باعث بنتے۔ وہی بزرگان جب سانگلہ ہل تشریف لاتے تو ہمارے ہاں قیام فرماتے۔ جن میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سمیت کئی بزرگان تشریف لائے۔ ہمارے والد صاحب ان کو بڑے پرتپاک طریق سے ملتے اور خوشی کا اظہار فرماتے۔ ہمارے والد صاحب نے بعد میں بیعت کر لی تھی۔

میاں اصغر علی صاحب نے میٹرک کر کے سیالکوٹ کچہری میں ملازمت کر لی۔ اور پاکستان بننے پر نوکری چھوڑ کر سانگلہ ہل میں کالٹکس آئل کمپنی لمیٹڈ کے ایجنٹ کے طور پر کام شروع کر دیا۔ اس دوران ہم نے عمارتی لکڑی کا کاروبار فیصل آباد (سابقہ لائل پور) میں لائل پور ٹمبر سٹور کے نام سے شروع کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد میاں اصغر علی صاحب بھی فیصل آباد شفٹ ہو گئے۔ ایک دفعہ کاروبار میں نقصان ہونے پر مشورہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پاس حاضر ہوئے۔ اور حالات عرض کئے اور دعا لی۔ فیصل آباد رہائش کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جو کہ اس وقت ناظم وقف جدید تھے۔ کئی دفعہ تشریف لائے۔ ایک دفعہ حضور مولانا عبدالمالک صاحب مرحوم سابق ناظر اصلاح وارشاد کے ساتھ تشریف لائے۔ کھلی فضا میں تشریف فرما تھے۔ تھوڑے فاصلے پر ایک بوڑھی عورت کھڑی تھی اور حضور کی طرف دیکھ رہی تھی۔ خیال آیا کہ کوئی مانگنے والی ہے جب اس سے وجہ دریافت کی تو کہنے لگی کہ میں اس بزرگ کو دیکھ رہی ہوں جس کے چہرے پر بڑا نور ہے۔ حضور کے تشریف فرما ہوتے رہنے سے خدا تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا۔ اور ہم نے شیخوپورہ روڈ پر نیاز کولڈ سٹور کے نام سے کولڈ سٹوریج کا کاروبار شروع کر دیا۔ اور لاہور ٹمبر مارکیٹ میں گلوب ٹمبر کارپوریشن کے نام سے ٹمبر کا کاروبار شروع کیا۔ میاں اصغر علی صاحب وہاں شفٹ ہو گئے۔ ہم چھ بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ میاں اصغر علی صاحب نے رچنا ٹاؤن میں ایک Creosoting اور سیزننگ (Seasoning) پلانٹ لگایا۔ جہاں اصغر علی صاحب جماعتی کاموں میں بہت سرگرم ہو گئے۔ اور بیت الحمد کی کنسٹرکشن میں بہت نمایاں حصہ لیا۔ بیت الحمد کے لئے ایک کنال زمین اور مربی ہاؤس کے لئے مکان خرید کر دیا۔ خلافت سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور دعا کی۔ اسی طرح حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب بھی ہماری درخواست پر فیکٹری رچنا ٹاؤن تشریف لائے اور

باقی صفحہ 7 پر

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

مضمون نویسی کی اہمیت طریق کار اور بعض ضروری امور

”ہماری جماعت کے نوجوان مضمون نویسی کی مشق کریں“ (حضرت مصلح موعود)

محمد شکر اللہ صاحب

ہم ”سلطان القلم“ کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ سلطان القلم کے سپاہی ہونے کا یہ بھی مطلب ہے کہ ہم قلم کا استعمال کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ پہلی تحریر ہی اچھی طرز نگارش کی نمائندہ ہو۔ لیکن مشق انسان کو ماہر بنا دیتی ہے۔ ؎

”خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا“

اس کامیابی کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود جیسی جلیل القدر اور معمور الاوقات ہستی بھی رات کے تین تین بجے تک مصروف رہتی تھی۔ حضور فرماتے ہیں:

”یہ وقت بھی ایک قسم کے جہاد کا ہے۔ میں رات کے تین تین بجے تک جاگتا ہوں اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اس میں حصہ لے اور دینی ضرورتوں اور دینی کاموں میں دن رات ایک کر دے“

(ملفوظات جلد 4 ص 196)

حضرت اقدس قلمی تائید کو بہت پسند فرماتے ہیں آپ فرماتے ہیں:

اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دیدے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے............

ہمارے موجودہ پیارے امام نے بھی ایک موقع پر جماعت کے نوجوانوں کو صحافت کی طرف توجہ دینے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اصل مقصد یہ ہے کہ لکھنے میں ماہر ہو جائیں۔ اور سلسلہ کی قلمی خدمت عمدہ طور پر کر سکیں۔

موضوع کا انتخاب

بعض لوگ سوچا کرتے ہیں کہ آخر کس موضوع پر لکھا جائے؟ آئے دن نئے نئے مسائل پیش آتے ہیں اور بے شمار اخلاقی، سماجی اور معاشرتی بہبود سے تعلق رکھنے والے ہزاروں عناوین پر مضامین لکھے جا سکتے ہیں جب آپ لکھنے میں ماہر ہو جائیں گے تو کچھ عرصہ بعد آپ کے دماغ میں اس قدر موضوعات آنے شروع ہو جائیں گے کہ آپ کے لئے یہ فیصلہ کرنا دشوار ہو جائے گا کہ پہلے کس موضوع پر قلم اٹھایا جائے۔

مضمون نگار بننے کا طریق

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود کا درج ذیل اقتباس ہمارے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”اگر ہماری جماعت کے نوجوان مضمون نویسی کی مشق کریں تو آہستہ آہستہ وہ بڑے اچھے مضمون نگار بن سکتے ہیں اس کے لئے شروع میں وہ اتنا ہی کریں کہ کوئی چٹکلہ ذہن میں آ جائے تو وہی لکھ کر ”خالد“ میں بھجوا دیں............ ضروری نہیں کہ کوئی علمی مضمون ہی ہو بلکہ خواہ اتنی ہی بات ہو کہ مجھے کھانسی ہے اگر کسی دوست کو نسخہ معلوم ہو تو مجھے بتائیں............ جب وہ ابتداء کر دے گا تو آہستہ آہستہ مضامین لکھنے سے متعلق اس کے اندر دلیری پیدا ہو جائے گی............ یہ طریق جو میں نے تمہیں بتایا ہے یہ اتنا آسان ہے کہ خواہ کوئی کتنا ہی معمولی تعلیم یافتہ ہو بلکہ خواہ کوئی ان پڑھ ہو تو وہ بھی کچھ نہ کچھ لکھ کر شائع کرا سکتا ہے مثلاً یہی لکھوا دے کہ میں فلاں دن (بیت الذکر) میں نماز پڑھنے گیا تھا کہ میری جوتی کسی نے اٹھا لی۔ دوستوں کو اپنے جوتوں کی حفاظت کرنی چاہئے............ تو پڑھے لکھے اور ان پڑھ سب اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اگر تم پہلی دفعہ اس قسم کا مضمون لکھو گے اور وہ رسالہ یا اخبار میں چھپ جائے گا تو تمہیں خوشی ہو گی جیسے تمہیں بادشاہت مل گئی ہے۔ پھر تم اور لکھو گے پھر اور لکھو گے یہاں تک کہ رفتہ رفتہ تم خوب لکھنے لگ جاؤ گے۔“ (مشعل راہ)

؎ اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

مطالعہ اور مضمون نگاری

اچھا مضمون لکھنے کے لئے مطالعہ کتب اشد ضروری ہے کیونکہ جب تک آپ کو ہر علم کے متعلق بنیادی واقفیت نہ ہو۔ اس وقت تک آپ کوئی مضمون نہیں لکھ سکتے۔

مثلاً اگر اخبار میں ہر روز اقوام متحدہ کا ذکر آتا ہے۔ تو جب تک آپ نے کوئی کتاب اقوام متحدہ کی تشکیل اور اس کے قواعد و ضوابط پر نہ پڑھی ہو اس وقت تک وہ خبر آپ کو کیسے سمجھ آ سکتی ہے اور کیسے مزہ دے سکتی ہے۔

پس اپنے علم کے پختہ کرنے کے لئے اور ہر واقعہ پر اپنی ذاتی رائے قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ ہر علم کی کتابیں پڑھیں۔ اس بارہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”آخر ہم مضامین لکھتے ہیں تو کیا فرشتے آ کر ہمیں نوٹ لکھواتے ہیں ہم بھی دوسری کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان سے مسائل اخذ کر کے مضامین لکھتے ہیں۔“ (مشعل راہ ص 584)

مطالعہ کے بارہ میں بعض امور

سوچ سمجھ کر پڑھا جائے اور مصنف کے مفہوم کو اپنے اندر جذب کر لینے کی کوشش کی جائے۔ محاورات اور اہم تراکیب کو قریباً حفظ کر لیا جائے۔ اگر اپنے حافظہ پر یقین ہو تو نوٹ بک ساتھ رکھی جائے۔ مصنف کی بات پڑھنے سے قبل اپنی رائے کا جائزہ لے لیا جائے۔ تا کہ بعد میں موازنہ ہو سکے۔ زیادہ تر علمی مضامین پڑھنے چاہئیں اور ہر موضوع پر مضامین پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہئے یہ بھی سوچنا چاہئے کہ مصنف نے ایسی بات کیوں لکھ لی؟ کیا ہم یہ لکھ سکتے؟ ہر مسئلہ پر اپنی معقول ذاتی رائے قائم کرنی چاہئے۔

اعلیٰ معیار قائم کرنا

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”ہم میں حضرت مسیح موعود کو جو درجہ حاصل ہے وہ ہر شخص سمجھتا ہے۔ لیکن آپ کے درجہ کے متعلق سب سے پہلا مضمون جو میں نے لکھا اور وہ تشحیذ الاذہان میں شائع ہوا۔ اسے پڑھنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول............ نے مجھے فرمایا

میاں تمہارا مضمون تو اچھا ہے مگر اسے پڑھ کر ہمارا دل خوش نہیں ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا ہمارے بھیرہ کی ایک مثال ہے کہ ”اونٹ چالی تے ٹوڈا بتالی“ یعنی اونٹ کی تو چالیس روپے قیمت ہے اور اس کے بچہ کی بیالس روپے۔ کسی نے پوچھا یہ کیا بات ہے اونٹ کی قیمت تو بہر حال ایک بچے سے زیادہ ہونی چاہئے۔ بیچنے والے نے کہا اونٹ کے بچہ کی قیمت اس لئے زیادہ ہے کہ یہ اونٹ بھی ہے اور اونٹ کا بچہ بھی۔ یہ مثال دے کر آپ فرمانے لگے میاں ہم تو امید رکھتے تھے کہ تم حضرت مسیح موعود سے بھی بڑھ کر مضمون لکھو گے لیکن ہماری یہ امید پوری نہیں ہوئی۔ ہمارے ہاں حضرت مسیح موعود کی پوزیشن ایک بڑی پوزیشن تسلیم کی جاتی ہے لیکن میرے اندر ہمت پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول مجھے یہ بات کہنے سے بھی نہ رکے کہ تمہیں مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر مضمون لکھنا چاہئے تھا۔“

(مشعل راہ ص 528-529)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو جماعت کی روحانی تربیت، عملی اصلاح اور علمی ترقی کا ہر گھڑی خیال رہتا تھا۔ آپ نے دسمبر 58ء میں احمدی نوجوانوں کو علمی اور تحقیقی مضامین لکھنے کی طرف توجہ دلائی اور آخر میں لکھا:

”اے احمدی نوجوانو! آؤ اور اس چمنستان کی وادیوں میں گھوم کر دنیا کو نئے علوم سے روشناس کراؤ۔ آؤ اور (دین) کی نشاۃ ثانیہ کی تعمیر میں حصہ لے کر اقوام عالم کو علم و عرفان کے وہ خزانے عطا کرو کہ حجاز اور بغداد اور قرطبہ اور قدس اور مصر کی یادگاریں زندہ ہو جائیں۔“

(از حیات بشیر صفحہ نمبر 122)

مضمون لکھنے سے قبل یہ بات ضروری ہے کہ تمام ان باتوں کو صفحہ قرطاس پر لکھ لیا جائے جو اس وقت ذہن میں مستحضر ہو سکیں۔ بعد میں ان کو کانٹ چھانٹ کر مضمون کا مجمل ڈھانچہ تیار کیا جا سکتا ہے۔ جس پر ساری عمارت کی بنیاد ہو گی۔ جب مضمون لکھنے کی مشق ہو جائے تو پھر اس قدر قابلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ بغیر ڈھانچہ تیار کئے بھی انسان بے تکان لکھتا چلا جاتا ہے۔ صرف دماغ میں ہی ایک عام خاکہ کرنا کافی ہوتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ایک زریں ہدایت

مضمون نگاری کے سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

”یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ مضمون کوئی جگہ دکھانا اچھی بات نہیں اس سے خود اعتمادی کی روح مجروح ہوتی ہے۔ ہر انسان جداگانہ خیالات رکھتا ہے دوسروں کی آراء اور ترمیمات کا دخل لازماً اصل مضمون کی ہیئت بدل دیتا ہے۔ اور پھر وہ اپنا مضمون نہیں رہتا بلکہ دوسروں کے خیالات کا مرقع بن جاتا ہے۔ یہی بات خود اعتمادی کے منافی ہے۔ اس لئے اصولاً اتنا ضرور دیکھ لینا چاہئے کہ جس موضوع پر مضمون لکھا ہے وہ حتی الوسع پہلے اچھی طرح سمجھ لیا گیا ہے اور پھر دیانتداری سے قال اللہ وقال الرسول کی روشنی میں اس کو لکھا ہے۔ ان دو باتوں پر جب دل گواہی دے دے تو پھر مضمون اخبار کے حوالہ کر دینا چاہئے۔

(از حیات بشیر 379-380)

پس لکھئے اور لکھتے رہئے اور یہ بات اخبارات و جرائد کے مدیران پر چھوڑ دیجئے کہ وہ کب آپ کی کسی تحریر کو شامل اشاعت کرنا چاہتے ہیں۔ ہر مدیر کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے پرچے میں وہی چیز چھپے جو اچھی ہو اور اس کے پرچے کے معیار پر پوری اترے۔ آہستہ آہستہ آپ بہت اچھا لکھنا شروع کر دیں گے۔ بالکل اس بچہ کی طرح جب وہ بولنا سیکھ لیتا ہے تو پھر بولتا ہی چلا جاتا ہے اور جھجک محسوس نہیں ہوتی الفاظ بھی خود بخود ڈھل جاتے ہیں۔

معیاری مضمون کی پہچان

کسی بھی مضمون کو معیاری بنانے کے لئے مندرجہ

ذیل امور کا خیال رکھا جائے تو مفید ہوگا۔

☆ مضمون کی اہمیت آغاز میں واضح کی جائے۔

☆ قرآن کریم' احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود میں اس کے بارے میں کیا روشنی ڈالی گئی ہے۔

☆ واقعات سے مضمون کو مزین کیا جائے۔ مثلاً اگر دعوت الی اللہ پر مضمون لکھنا ہو تو واقعات سیرت رفقاء اور بزرگان سے بیان کئے جائیں۔

☆ تاریخی مضامین کی صورت میں تاریخی طور پر روشنی ڈالی جائے مثلاً ایم۔ٹی۔اے پر اگر مضمون لکھنا ہو تو اس کے اجراء کا پس منظر اور اس کے متعلق پیشگوئیاں بیان کی جائیں وغیرہ۔

☆ خلفاء سلسلہ احمدیہ اور بزرگان جماعت کی اس بارہ میں کیا آراء ہیں۔

بیرونی لوگوں کا ایم ٹی اے کے متعلق کیا تاثر ہے۔

☆ آخر پر مضمون کو سمیٹا جائے۔ نتیجہ نکالا جائے۔ اس کے فوائد بیان کئے جائیں۔ یہ بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ اس بارہ میں ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں۔

☆ مناسب مقامات پر سرخیاں اور ذیلی عناوین موٹے قلم سے درج کئے جائیں تو مضمون سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

☆ خوشخط لکھنے کی سعی کی جائے کیونکہ جس مضمون کے پڑھنے میں وقت پیش آئے گی اس کے چھپنے میں بھی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات ایسا مضمون اشاعت پذیر ہونے سے رہ بھی جاتا ہے۔

مقابلہ کا مضمون

مقابلہ کے مضامین میں یہ باتیں بھی بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں کیونکہ مقابلہ میں معمولی معمولی باتوں کا بہت فرق پڑ جاتا ہے۔

بعض اوقات گھوڑ دوڑ میں ایک گھوڑا محض اپنی گردن لمبی ہونے کی وجہ سے دوسرے گھوڑے پر سبقت لے جایا کرتا ہے۔ اس لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔ وہ باتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) مضمون کا آغاز خداتعالیٰ کے بابرکت نام سے کرنا چاہئے۔

(2) مضمون کاغذ کے ایک طرف اور صاف صاف لکھا جائے۔

(3) ممکن ہو تو کالی سیاہی کا استعمال کیا جائے۔

(4) عربی اشعار اور عربی عبارات واضح اور صاف صاف لکھی جائیں۔

(5) اقتباسات دونوں طرف جگہ چھوڑ کر لکھیں۔

(6) حوالہ میں کتاب اور صفحہ نمبر وغیرہ ضرور درج کریں اور ایڈیشن اور مطبع لکھا ہو تو وہ بھی درج کر دیں۔

(7) مضمون لکھ کر نظر ثانی کرنا کبھی نہ بھولیئے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے مضامین کی نظر ثانی بھی فرمایا کرتے تھے۔

قلم کے جوہر دکھائیں

آخر میں مضمون کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے مندرجہ ذیل پرشوکت الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں۔

''پس اے عزیزو اور میرے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو۔ سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر (دین) کی قلمی خدمت میں وہ جوہر دکھاؤ کہ اسلاف کی تلواریں تمہاری قلموں پر فخر کریں۔ قلم کے جوہر دکھائیں اور دنیا کی کایا پلٹ دیں۔''

وقت کی نبض کو محسوس کرتے ہوئے اس علمی اور قلمی دور میں ہوا کے رخ کو دیکھ کر اور ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ حضرت سلطان القلم کی فوج ظفر موج کا سپاہی ہونے کی حیثیت سے ہم اس علمی اور قلمی اسلحہ سے پوری طرح لیس ہیں یا نہیں جو اس منصب کے شایان شان ہے۔

حضرت مسیح موعود نے کیا خوب فرمایا ہے۔

بمفت ایں اجر نصرت رادہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

ماسٹر برکت علی صاحب

محترمہ نفیسہ بشارت صاحبہ کا ذکر خیر

مورخہ یکم اکتوبر 2002ء کو خاکسار کی اہلیہ نفیسہ بشارت صاحبہ اڑھائی ماہ کی تکلیف دہ علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی کے حضور بعمر 56 سال حاضر ہو گئیں۔ آپ 1946ء میں دارالامان قادیان میں محترم بابو عبدالکریم صاحب S.S.O ریٹائرڈ محکمہ بجلی کے گھر پیدا ہوئیں۔ آپ کے دادا محترم فضل دین صاحب عرف عبداللہ رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ آپ کی والدہ زینت بیگم (بنت حکیم محمد ابراہیم صاحب انھوال والے) تھیں جو کہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ میری اہلیہ خود مجھے بتایا کرتی تھیں کہ میری اماں (نواب بی بی) نے مجھے بتایا تھا کہ ابھی چند ماہ کی گود میں تھی کہ ایک عجیب اور حیرت انگیز واقعہ پیش آیا کہ زینب بیگم اور اماں نواب بی بی جو کہ آپس میں دیورانی اور جٹھانی لگتی تھیں (اماں نواب بی بی خاندان حضرت مسیح موعود میں ماسی نواب بی بی کے نام سے معروف تھیں یہ بھی بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں) ایک دن حضرت ام طاہر کے پاس قادیان میں حاضر تھیں کہ ام طاہر نے اس بچی (نفیسہ بشارت) کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اماں نواب بی بی کی گود میں دے دیا اور کہا کہ آج سے یہ بچی تمہاری ہے۔ (اماں نواب بی بی کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی) اس دن سے لے کر اماں نواب بی بی کے پاس پرورش اور تعلیم و تربیت پائی۔

قادیان سے ہجرت کر کے ننکانہ صاحب میں قیام کیا اور وہیں محترمہ عائشہ پٹھانی صاحبہ سے قرآن شریف ناظرہ پڑھا۔ بعد ازاں ربوہ میں رہائش اختیار کر لی۔ مرحومہ کی پہلی شادی سے ایک بچی (انیسہ) تولد ہوئی بعد ازاں خاکسار سے 1973ء میں شادی ہوئی۔ خاکسار نے حتی المقدور بچی کی تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اس بچی کا نواں لاہور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اپنا گائنی کا کلینک ہے اور ایک کامیاب اور خوشگوار زندگی گزار رہی ہے۔ میرے ساتھ شادی کے بعد تین بچے پیدا ہوئے۔

اب خاکسار تحدیث نعمت کے طور پر مرحومہ کے عمدہ اخلاق کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہے۔ مرحومہ نہایت ہی شرم و حیا والی، خلیق، ملنسار، صابر اور شاکر، ایمان دار، دینی شعار کی پابند، دعا گو اور مہمان نواز تھیں۔ موقع کی مناسبت سے مہمان نوازی کرتی تھیں۔ روزانہ صحت اور روانی سے قرآن شریف کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ روزے بڑے اہتمام سے رکھواتی تھیں جماعتی کاموں اور تحریکوں میں ہمیشہ تعاون کیا خاندان کو بوجہ ماسی نواب بی بی خوب اور اچھی طرح جانتی تھیں اور مراسم تھے۔ اس کی ناگہانی موت پر ہر کوئی سوگوار تھا۔

مرحومہ اپنی زندگی میں ہی بچوں کے اہم فرائض سے فارغ ہو چکی تھیں۔ بہت ہی دعا گو اور ہر کسی سے محبت اور پیار سے پیش آتی تھیں۔ کفایت شعار اور سوچ وبچار کے بعد منصوبہ بندی کرتی تھیں آخری دنوں میں جگر اور معدہ نے اپنا کام کرنا چھوڑ دیا تھا جس کے باعث بیماری نے شدید حملہ کیا۔ یکم اکتوبر کو نواں لاہور میں صبح ساڑھے پانچ بجے وفات ہوئی۔

مقامی تنظیم اور دیگر احباب نے تعاون کر کے ہمارا دکھ درد بانٹا اور ہماری دلجوئی فرمائی یہ تمام احباب ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا عطا فرمائے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میری اہلیہ کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور بلند درجات عطا فرمائے۔ بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیں مرحومہ کی جدائی برداشت کرنے کی توفیق دے۔ خصوصی طور پر بیٹی انیسہ جو نواں لاہور میں کلینک کرتی ہے بعض غیر از جماعت مخالف عنصر کے پیدا کردہ حالات سے پریشان اور فکر مند ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت اور امان میں رکھے آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

تبصرہ کتب

مذہبی الفاظ اور اصطلاحات کی سادہ لغت

اردو — فرانسیسی

نام کتاب: اردو فرانسیسی سادہ لغت
مرتبین: کپتان شمیم احمد خالد صاحب
صفدر نذیر گولیکی صاحب
تعداد صفحات: 49

زیر نظر مختصر کتابچہ روز مرہ استعمال میں آنے والے مذہبی و دینی الفاظ اور اصطلاحات کی سادہ لغت ہے۔ اردو عربی کے الفاظ کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے اسمائے حسنیٰ کا فرنچ زبان میں ترجمہ ہے اور پھر اردو حروف تہجی کے اعتبار سے معروف اور اہم دینی الفاظ و اصطلاحات کی اردو فرنچ دی گئی ہے۔

فرنچ زبان جاننے والوں کے لئے ہماری عام دینی اصطلاحات سے واقفیت ضروری ہے۔ فرانسیسی زبان دنیا کی چند بڑی زبانوں میں شامل ہے جو کہ دنیا کے کئی خطوں میں بولی جاتی ہے۔ فرنچ بولنے والے علاقوں میں خدا کے فضل سے احمدیت کا پیغام اور قبولیت بڑی تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے۔ ان نو مبائعین کی تعلیم و تربیت کرنے والے احباب کے لئے ہماری اصطلاحات کا فرنچ میں جاننا ضروری ہے۔ ان لوگوں کے لئے یہ کوشش فائدہ مند ثابت ہوگی۔ اسی طرح فرنچ زبان سیکھنے والے احباب کے لئے بھی یہ کاوش دلچسپی کا باعث ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرمائے اور باثمر کرے۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک اللہ بخش صاحب کارکن وکالت دیوان تحریک جدید مورخہ 2 اور 3 دسمبر 2002ء کی درمیانی رات فضل عمر ہسپتال میں 52 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مورخہ 3 دسمبر بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ آپ نے 1967ء میں بیعت کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کا نیا نام بشریٰ صدیقہ عطا فرمایا۔ آپ نے یادگار تین بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ بڑی بیٹی طاہرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ ماسٹر منظور احمد صاحب بیوت الحمد پرائمری سکول میں ٹیچر ہے دوسری بیٹی حامدہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ عبدالقدوس صاحب کارکن وقف جدید فضل عمر ہسپتال میں سٹاف نرس ہے۔ بڑا بیٹا ملک ناصر احمد وکالت مال ثانی میں کارکن ہے جبکہ تین بچے عائشہ طاہر اور مظفر زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب دارالصدر غربی حلقہ لطیف اطلاع دیتے ہیں کہ میرے ہم زلف مکرم سلطان محمود خان صاحب آف چک 53 جنوبی ضلع سرگودھا مورخہ 19 نومبر 2002ء کو سیال موڑ پر موٹر سائیکل کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ اگلے دن مقامی مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے ہی کروائی۔ انہوں نے اپنی یادگار اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا عمر 12 سال چھوڑا ہے۔ مرحوم اور ان کے بڑے بھائی اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مرحوم بڑے نیک متقی اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر محمود احمد ناگی صاحب اسلام آباد لکھتے ہیں۔ میرے والد مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب آف نیلا گنبد لاہور ابن حضرت محمد موسیٰ صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) مورخہ 29 نومبر 2002ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 82 سال تھی۔ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے دارالذکر میں نماز جمعہ کے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں نماز عشاء کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مکرم والد صاحب نصف صدی سے زائد جماعت احمدیہ لاہور کے مختلف شعبہ جات میں خدمت دین بجا لاتے رہے۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور چھ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں ان کی اہلیہ محترمہ فردوس بیگم صاحبہ پانچ سال قبل وفات پا گئی تھیں۔ اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (ICMAP) نے ریگولر پوسٹ گریجویٹ پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ ٹیسٹ 29 دسمبر 2002ء کو ہوگا مزید معلومات کیلئے جنگ یکم دسمبر 2002ء۔ (نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم میر احمد محمود صاحب طاہر دارالصدر غربی قمر لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم رفیق مبارک میر صاحب نائب وکیل تعلیم وتنفیذ کا فضل عمر ہسپتال میں اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی ضلع سکھر لکھتے ہیں خاکسار کی اہلیہ شوگر کی وجہ سے علیل ہیں اس کے علاوہ ٹانگوں پر الرجی کی وجہ سے بھی بہت تکلیف ہے۔ دعا کی درخواست ہے خدا تعالیٰ ہر قسم کی بیماری سے نجات دے اور کامل شفا والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

مکرم نصیر احمد ناصر صاحب صدر جماعت احمدیہ گڈو بیراج ضلع جیکب آباد سکھر کافی دنوں سے گردوں کی انفیکشن میں مبتلا ہیں ڈاکٹروں نے گردہ کی تبدیلی لازمی قرار دی ہے۔ کراچی میں زیر علاج ہیں۔ درخواست دعا ہے خدا تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی ضلع سکھر اطلاع دیتے ہیں: خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے چھوٹے بھائی مکرم نجم احمد قمر صاحب (گوگی ٹیلرز) کو چھ بیٹیوں کے بعد مورخہ 22 اکتوبر 2002ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت حزیم احمد عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم امیر احمد صاحب مرحوم باب الابواب کا پوتا اور مکرم عبدالرحیم صاحب مرحوم ٹاؤن شپ لاہور حال دارالرحمت شرقی الف کا نواسہ ہے۔ خدا تعالیٰ بچے کو نیک اور فعال احمدی بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم رانا عبدالغفار خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم حافظ عدنان متین احمد خان صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ خاکسار کی بھتیجی مکرمہ حنا خان صاحبہ بنت مکرم جعفر احمد خان صاحب مقیم ہمبرگ جرمنی پانچ ہزار یورو حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے مورخہ 12-اکتوبر 2002ء کو بعد نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے اور سلسلہ کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 2

3-25 a.m	طب وصحت کی باتیں
5-05a.m	تلاوت قرآن کریم' تاریخ احمدیت
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	ہماری کائنات
8-00 a.m	اردو کلاس
9-30 a.m	سیرت حضرت مصلح موعود
10-00 a.m	خطبہ جمعہ
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سواحیلی سروس
1-20 p.m	سواحیلی درس حدیث
2-00 p.m	مجلس سوال و جواب
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	سیرت حضرت مصلح موعود
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' تاریخ احمدیت' عالمی خبریں
5-50 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	خطبہ جمعہ
9-15 p.m	فرنچ ملاقات
10-15 p.m	جرمن سروس
11-15 p.m	لقاء مع العرب

جمعرات 12 دسمبر 2002ء

12-20 a.m	عربی سروس
1-20 a.m	خطبہ جمعہ
2-30 a.m	پروگرام گلدستہ
3-00 a.m	ہماری کائنات
4-00 a.m	مجلس سوال و جواب
4-20 a.m	سیرت حضرت مصلح موعود
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
5-55 a.m	واقفین نو کا پروگرام
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	فوٹوگرافی سے متعلق معلومات پر مبنی پروگرام
8-15 a.m	ایم ٹی اے کینیڈا کے پروگرام
9-15 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-55 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
10-05 a.m	ترجمۃ القرآن
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سندھی سروس
1-40 p.m	مجلس سوال و جواب
2-40 p.m	سنگ میل۔ سائنسی معلومات پر مبنی پروگرام
3-05 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	فوٹوگرافی سے متعلق معلوماتی پروگرام
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
5-45 p.m	مجلس سوال و جواب
6-55 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

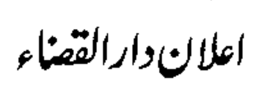
بقیہ صفحہ 4

دعا کی۔ لکڑی کی فیکٹری دعاؤں کے طفیل چل رہی ہے۔ فیصل آباد کے کولڈ سٹور میں ایک کاریگر کی غلطی سے ایمونیا گیس کے پائپ پھٹ جانے سے 1977ء میں ہمارے دو بھائی میاں افتخار علی اور میاں محمد اسلم فوت ہو گئے۔ اور وہاں کاروبار بند کرنا پڑا۔

میاں اصغر علی صاحب کچھ عرصہ علیل رہ کر عیدالاضحی 2002ء کے ایک روز بعد قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ دعا کریں خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔ میاں صاحب کی اولاد میں 4 بیٹے اور 2 بیٹیاں تھیں۔ جو کہ شادی شدہ ہیں۔ بیٹے اپنا اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو اپنے والد صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مظفر عالم صاحب دارالعلوم شرقی نور لکھتے ہیں خاکسار کی والدہ مکرمہ فضل نور صاحبہ مورخہ 28 نومبر 2002ء کو وفات پا گئی ہیں ان کی عمر 89 سال تھی مورخہ 29 نومبر 2002ء بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی کی زوجہ اور مکرم مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی کی بہو تھیں انہوں نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور بیٹی چھوڑے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔



اعلان دارالقضاء

(مکرم طلعت اعجاز ملک صاحب بابت ترکہ مکرم ملک محمد اسلم صاحب)

مکرم طلعت اعجاز ملک صاحب ساکن منڈی بہاؤ الدین نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ملک محمد اسلم صاحب ولد مکرم منشی مولا بخش صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ قطعات نمبر 11-12/50 رقبہ فی قطعہ ایک کنال واقع محلہ دارالعلوم ربوہ میں میرے والد اور میرے چچا مکرم ملک محمد ارشد صاحب (دونوں قطعات میں) باہمی طور پر مقاطعہ گیران ہیں۔ قطعہ نمبر 12/50 میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جبکہ ان کے چچا مکرم ملک محمد ارشد صاحب نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دوسرا قطعہ نمبر 11/50 دارالعلوم میرے نام الگ کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ بشارت بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم ملک طلعت اعجاز صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ ناھید انجم صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ ریحانہ انجم صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم طاہر اعجاز ملک صاحب (بیٹا)
(6) مکرم زبیر اعجاز ملک صاحب (بیٹا)
(7) مکرم عمیر اعجاز ملک صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61